اقلیت کی سب سے بڑی دشمن بیوروکریٹس ؟

شیخ نثاراحمد تمبولی، دھولیہ۔

9272645986

شہید بھگت سنگھ نے دارِ رسن پر چڑھنے سے دودن قبل اپنی روتی ہوئی ماں سے آخری ملاقات میں کہا تھا'' بے بو، نہ رو، مجھے جلد ہی دوسرا جنم لیکر اس ملک میں آنا ہی ہوگا۔ کیونکہ انگریزوں کی کرسیوں پر جولوگ براجمان ہوں گے وہ ظلم تشدّد کے معاملے میں انگریزوں سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہونگے۔'' افسوس کہ شہید بھگت سنگھ کی یہ پیشن گوئی بڑی حد تک صحیح ثابت ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ ایڈمنسٹریٹیو لاء اور سرکاری کام کاج سے واقفیت رکھنے والے یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ ملک میں عوامی نمائندوں کی حیثیت تقریباً ایک ربری سکّہ کے سوا کچھ نہیں رہ گئی ہے۔ صحیح معنوں میں بالخصوص مہاراشٹر میں اگر کسی کا سکّہ بول رہا ہے تو وہ ہے بیوروکریٹس کا۔ اقلیت پر ظلم وستم اور ان کی حق تلفی کے تعلق سے جہاں تک ریاست مہاراشٹر کا تعلق ہے یہاں تو بیوروکریٹس اقلیت کا کھلے عام استحصال کررہی ہیں۔ اقلیت کی بدقسمتی یہ ہے کہ عموماً یہ قانون سے نابلد ہے دوسرے یہ کہ مفاد پرست اور نا عاقبت اندیش سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کے چنگل میں اسطرح پھنسی ہوئی ہے کہ بقولِ راحت اندوری۔

ادھر چل پڑے جدھر رہنما لے چلا　　　　پاؤں سے نہیں ذہن سے ہے یہ اپاہج

ہمارے ان رہنماؤں کا معاملہ کچھ افراد کو مستثنیٰ رکھا جائے تو ان کی وفاداری قوم سے نہیں بلکہ ان کے سرکاری آقاؤں کی خوشنودی سے ہے۔ چونکہ یہ آرٹیکل اقلیت کے تعلق سے ہے، اس لئے یہاں پر یہ بتلانا ضروری ہے کہ ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر نے مجوزہ آئین پر اپنی آخری تقریر میں کہا تھا ''اقلیتیں دھماکہ خیز قوت ہوتی ہیں، جو اگر پھٹ جائیں تو ریاست کے پورے تانے بانے کو اُڑا سکتی ہیں، یورپ کی تاریخ اس حقیقت کی وافر اور خوفناک شہادت پیش کرتی ہے۔'' حاظرِ خدمت آرٹیکل میں ریاست مہاراشٹر میں اقلیت پر ہونے والی ظلم زیادتیوں کی تفصیل بتلانے سے اسلئے گریز کیا جارہا ہے کیونکہ خدشہ ہے کہ یہ دھماکہ خیز قوت اگر پھٹ پڑے گی تو بھوسے میں چنگاری نما مظلوم مشتعل ہوکر کیا کربیٹھیں گے اس کا اندازہ نہیں۔ لہٰذا تفصیل سے گریز کرتے ہوئے چند ہلکی جھلکیاں ہی پیش کی جارہی ہے۔

حکومتِ مہاراشٹر کے متعدد جی آر میں درج ہے کہ او بی سی اسناد کے تعلق سے مذہب کی کوئی شرط نہیں ڈالی جائیں گی۔ لیکن ہمارے بیوروکریٹس کھلے عام متذکرہ جی آر کی پامالی کر کے مسلم تیلی اور دھوبی وغیرہ کے ذات کے اسناد منسوخ کررہے ہیں۔ اتنا ہی نہیں جس سرکاری حکمنامہ کے بل بوتے پر ذات کے اسناد دیئے جانے چاہئے اسی سرکاری حکمنامہ کا حوالہ دے کر مسلم او بی سی طبقہ کے امیدوار کو ذات کے اسناد سے محروم کیا جارہا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اَن گنت سرکاری احکامات میں عیاں طور سے واضح کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے تعلق سے ان کے دستاویز میں ذات کا ذکر ملنا مشکل ہے لہٰذا تلاٹھی سرپنچ کے داخلے رہائشی تحقیقات، حلف نامہ، آل انڈیا مسلم آرگنائیزیشن یا رجسٹرڈ برادری کے تصدیق نامہ کو ثبوت مان کر مسلم او بی سی طبقہ کے افراد کو داخلہ دیا جائے۔ لیکن تجربہ یہ بتاتا ہے کہ ان تمام سرکاری احکامات پر عمل مفقود ہے۔ سرکاری احکامات کو بالائے طاق رکھ کر من مانی طریقہ سے اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کرنے کا رجحان بیوروکریٹس میں ویسے تو عام ہے لیکن اقلیت کے تعلق سے بیوروکریٹس مزید ایک قدم آگے بڑھ گئی ہے یعنی سرکاری احکامات کی پامالی کے علاوہ من مانی طریقہ سے شرائط ڈال کر اقلیت کو ان کے حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔ اس تعلق سے ایک منتری موصوف کی قیادت میں ایک شنوائی بھی رکھی گئی لیکن اوّل تو خود موصوف منسٹر کے محکمہ کا کوئی ذمہ دار افسر موجود نہیں تھا اس لئے دیگر محکمہ جات کے افسران کی غیر موجودگی پر تعجب کیسا؟ ایک محکمہ کے دو افسران آئے لیکن میٹنگ کے دوران گفت شنید سے انھوں نے ثابت کردیا کہ انھیں سرکاری احکامات سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔

۱۸ رفروری ۲۰۰۵ء کے ایک سرکاری حکمنامہ کے ذریعے اقلیتی اداروں پر ریزرویشن پالیسی لازم کر کے سیکڑوں اقلیتی اداروں کو گرانٹ سے محروم کردیا گیا ہے۔ متذکرہ سرکاری حکمنامہ میں فاضل سپریم کورٹ کے ایک فیصلہ اور ہائی کورٹ کے متعدد فیصلہ جات کو بنیاد بنا کر ساتھ ہی چار دیگر سرکاری احکامات کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ جی آر نکالا گیا۔ لیکن افسوس کہ متذکرہ جی آر میں دیئے گئے تمام تر سرکاری اور عدلیہ کے احکامات کا حوالہ محض گمراہ کرنے کیلئے دیا گیا ہے۔ ورنہ متذکرہ جی آر کے موضوع سے ان حوالہ جات کا دور دور تک کہیں کچھ تعلق نہیں ہے۔ ۱۹ ردسمبر ۲۰۰۱ء سے مرکز کی طرف سے ریاست مہاراشٹر کو چار کروڑ روپئے ادا کئے گئے اور بقیہ 2.76 کروڑ حاصل شدہ رقم میں سے تین کروڑ روپئے خرچ ہونے کے بعد ریاستی حکومت کو ادا کرنے کی شرط ڈالی گئی۔ لیکن مہاراشٹر میں دیگر یوجناؤں کے تحت ہزاروں کروڑ روپیہ خرچ کرنے والے بیوروکریٹس اقلیت پر ۹ سال تک صرف چار کروڑ روپیہ تک مناسب مد پر خرچ نہ کرسکی۔

ایوت محل ضلع کی ایک اردو میڈیم اسکول کو جون ۱۹۹۹ء سے قائم نان گرانٹ پر منظوری دی گئی تھی جو تادم تحریر یعنی دس سال تک گرانٹ پر نہ آسکی لیکن ہنگولی ضلع کی ایک مراٹھی اسکول کو ۳۰ راپریل ۲۰۰۲ء میں قائم نان گرانٹ پر منظوری دی جاتی ہے جسے ۲۸ دن کے اندر گرانٹ پر لایا گیا۔ اکولہ ضلع کی دو اردو پرائمری اسکولوں کو ۲۰۰۱ء میں مع

Educational Institutions, New Delhi. اس کمیشن کے تمام فیصلہ جات برسہابرس سے ریاست مہاراشٹر کے بیوروکریٹس کی فائل میں بند ہیں۔نرڈانہ شہر میں مسلمانوں کی پراپرٹی اورمسجد کونقصان پہنچانے والے گرفتار شدگان ۲۲ بلوائیوں کو پولس اسٹیشن ڈائری اور میڈیکل چیکپ کر کے نرڈانہ سے سندھ کھیڑا منسلک کورٹ میں حاضر کرنے کیلئے پولس کوصرف اورصرف ۱۵ منٹ لگتے ہیں لیکن سات مسلم ملزمین کو یہی مرحلہ طے کرنے کیلئے تقریباً ۲۳ گھنٹے لگتے ہیں۔اورتو اوراتنے سنگین جرم میں گرفتار ملزمین کے تعلق سے پولس حراست تک طلب نہیں کی جاتی ہے۔۱۱، مسلمانوں کی داڑھیوں کوشہید کروانے والے ملزمین کی پولس حراست تک نہیں مانگی جاتی ہے۔

مہاراشٹر یہ، وہ ریاست ہے جہاں پر اقلیت کے تعلق سے Minority Development Dept. اور Maha. State Minority Commission یہ دومضبوط ادارے ہیں جنھیں باضابطہ طور سے قانونی مرتبہ حاصل ہے۔ یہ اگر چاہیں تو کم ازکم مہاراشٹر میں اقلیت کا استحصال ہونا ناممکن ہے۔لیکن شاید دونوں اداروں کے بیوروکریٹس اپنے اختیار کواستعمال کرنے کے موڈ میں بالکل نظر نہیں آتے ہیں یا شاید Minority Development Dept. کو اس بات کا علم نہ ہو کہ اقلیت کے استحصال کوروکنے کے بھرپور اختیارات ان کے پاس ہیں۔ جہاں تک Maha. State Minority Commission کا تعلق ہے وہ صرف اس کمیشن کے قانون کے سیکشن ۱۰ کا بے باکی سے فائدہ اٹھائے تو اقلیت کے مسائل کا باقی رہنا ممکن نہیں ہے۔لیکن یہ ایک کڑوی حقیقت ہے کہ اگر اقلیت کے مسائل حل ہوجاتے ہیں تو برسرِ اقتدار پارٹی کا ووٹ بینک خطرہ میں پڑھ جائیں گا۔

اسلئے اب وقت آگیا ہے کہ ہم کسی کے بھروسے نہ رہتے ہوئے قانونی طور سے بیدار ہوجائیں۔ ساتھ ہی کوئی ادارہ یا شخص آگے بڑھے جو اپنی چیریٹی فنڈ سے صرف ۱۰ فیصد رقم بھی لگا کر ممبئی میں باضابطہ طریقہ سے ایک لیگل سیل جس کے ماتحت کسی قانونی ایکسپرٹ کی نگرانی میں مسائل اگر سیدھے نہ حل ہوتے ہوں تو عدلیہ کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔ انشاءاللہ پھر دیکھئے اقلیت کی ترقی کی معراج۔ اگر دیر ہوگئی تو خدشہ ہے کہ بیوروکریٹس کی ظلم زیادتی اقلیت پر بڑھتی جائینگی۔اورایک دن بقولِ باباصاحب امبیڈکر ’’اقلیت جو کہ دھماکہ خیز قوّت ہوتی ہیں وہ خدانہ کرے پھٹ جائیں گی کیونکہ سرکاری دلالوں کو چھوڑکر اقلیت سے تعلق رکھنے والے عام طبقہ میں لاوا اندر ہی اندر اُبل رہاہے اور خدانہ کرے بقول عاؔجز پرتا پگڑی ایسا ہو کہ۔

دست ہوا کا لمس جو پایا یہ شعلہ بن جائیں گے　　　مظلوموں کا حال نہ پوچھو بھوسے میں چنگاری ہے

www,mwodhule.com

9272645986